بادشاہ کے کپڑے



بادشاہ کے کپڑے

ہانس کرسچن اینڈرسن

مترجم

مشیر فاطمہ

ادارۂ تعلیم و ترقی جامعہ

جامعہ نگر، نئی دہلی

یہ بہت پُرانے زمانے کی بات ہے۔ کسی ملک میں ایک بادشاہ رہتا تھا۔ اسے نئے کپڑوں کا بہت شوق تھا۔ وہ اپنا سارا روپیہ نئے کپڑوں کی تیاری پر خرچ کر دیتا تھا۔ وہ نہ تو اپنے ملک کے انتظام پر دھیان دیتا تھا، نہ اسے ناچ رنگ اور سیر و تفریح سے دلچسپی تھی۔ ہاں وہ ایسی جگہ ضرور جاتا تھا جہاں اسے اپنا بھڑک دار لباس دکھانے کا موقع ملے۔ وہ ہر ہر گھنٹے کے بعد کپڑے بدلا کرتا تھا۔ اگلے وقتوں میں بادشاہوں کے بارے میں اگر پوچھا جاتا کہ وہ کہاں ہوں گے تو اکثر یہ جواب دیا جاتا کہ بادشاہ سلامت

اس وقت دربار میں ہیں۔ لیکن اس بادشاہ کے بارے میں کوئی پوچھتا تو جواب دینے والوں کو کو اکثر جواب دینا پڑتا کہ بادشاہ سلامت اس وقت کپڑے بدلنے کے کمرے میں ہیں۔

اس بادشاہ کی راج دھانی میں دوسرے ملکوں کے لوگ بھی آتے رہتے۔ ایک دن راج دھانی میں دو بہت بڑے جعل ساز اور دھوکے باز آئے۔ اُنھوں نے اپنے آپ کو جُلاہا بتایا۔ اور لوگوں پر یہ ظاہر کیا کہ وہ بہت اچھّے اور باریک کپڑے بُن سکتے ہیں۔ اپنے بُنے ہوئے کپڑوں کا ایک اور کمال انھوں نے بتایا۔ یہ کپڑے بے وقوفوں اور نااہل لوگوں کو دکھائی نہیں دیتے۔

ہوتے ہوتے اِن جُلاہوں کی خبر بادشاہ تک پہنچی۔ بادشاہ بہت خوش ہوا اور سوچنے لگا، میں ضرور اس کپڑے کا لباس بنواؤں گا۔ اس پوشاک سے مجھے ایک بڑا فائدہ ہوگا۔ مجھے یہ آسانی سے معلوم ہو جائے گا کہ میرے دربار میں کون بے وقوف ہے، کون عقل مند، کون سا افسر اپنی جگہ کے لئے موزوں ہے، کون سا نہیں ہے۔ میں ضرور اپنے لئے اس کپڑے کی پوشاک بنواؤں گا۔ اس نے اپنے خزانچی کو حکم دیا کہ وہ جُلاہوں کو بہت سا روپیہ دے دے، تاکہ وہ بادشاہ کے لئے فوراً کپڑا بُننا شروع کر دیں۔

جُلاہوں نے روپیہ ملتے ہی فوراً کام شروع کر دیا۔ اپنے گھروں میں کرگھے لگا لئے اور ان کے سامنے بیٹھ کر کپڑا بُننے میں لگ گئے۔ دیکھنے میں وہ بہت مصروف نظر آ رہے تھے، اُن کے ہاتھ بھی بہت تیزی سے چل رہے تھے مگر کرگھے پر کچھ نہیں تھا، تاگے کا ایک تار بھی نہیں تھا۔ اُنھوں نے ریشم کے اور

سونے کے بہت باریک تار منگوائے تھے۔ مگر وہ انھوں نے احتیاط سے اپنے تھیلوں میں بھر لئے اور خود آدھی رات تک خالی کرگھوں پر ہاتھ چلاتے رہتے۔

جب کئی دن بیت گئے تو بادشاہ نے سوچا۔ معلوم تو کرنا چاہیے کہ جُلاہے کیسا کپڑا بُن رہے ہیں۔ لیکن اُسے ایک بات کی ذرا پریشانی تھی۔ اور وہ یہ کہ جُلاہوں نے کہہ رکھا تھا کہ بے وقوفوں اور نااہل افسروں کو یہ کپڑا نظر نہ آئے گا۔ یوں تو اسے اپنے اوپر پورا بھروسا تھا۔ اُسے یقین تھا کہ کپڑا اُسے ضرور نظر آئے گا۔ پھر بھی اس نے یہی مناسب سمجھا کہ کپڑا دیکھنے کے لئے کسی اور کو بھیجا جائے۔ کپڑے کی اس عجیب وغریب خصوصیت کا سارے شہر میں چرچا تھا۔ سب اس فکر میں تھے کہ اس کپڑے کے ذریعے اپنے ساتھی یا پڑوسی کی اصلیت معلوم کریں۔

بادشاہ نے سوچا میں جُلاہوں کا کام دیکھنے کے لئے اپنے سب سے بڑے وزیر کو بھیجوں۔ یہی اس کام کے لئے ٹھیک رہے گا۔ یہ بڑا وزیر عقل مند بھی ہے اور اپنے عہدے کے لئے اہل بھی ہے۔ سب سے بڑی وزارت کا کام اس سے زیادہ اچھی طرح اور کوئی نہیں کرسکتا۔

بادشاہ کا حکم ملتے ہی بڑا وزیر جُلاہوں کے پاس گیا۔ وہاں دونوں جُلاہے خالی کرگھے کے پاس بیٹھے تھے۔ اور ایسا لگتا تھا جیسے خالی ہاتھ چلا رہے ہوں بڑا وزیر بہت حیران ہوا۔ مگر بس وہ چُپ چاپ رہا۔ اس نے اپنی زبان سے کچھ نہیں کہا۔

کے قابل نہیں ہوں۔ اگر ایسا ہے تو بہت افسوس ناک بات ہے۔ مگر یہ بات اس نے بھی اپنے دِل ہی میں رکھی اور جُلاہوں سے کہا "سچ مچ یہ تو بہت خوب صورت کپڑا ہے۔ ہمیں بہت پسند آیا" اس نے کرگھے کی طرف دیکھ کر ایک خاص شان سے سر ہلایا۔ اس لئے کہ وہ یہ تو ہرگز ظاہر کرنا نہیں چاہتا تھا کہ اُسے کپڑا نظر نہیں آرہا ہے۔

تمام درباریوں نے گھور گھور کے کرگھوں کی طرف دیکھا۔ کسی کو سوائے خالی کرگھوں کے کچھ نظر نہ آیا۔ مگر انھوں نے بھی دوسروں کی طرح یہ بات ظاہر نہیں کی اور بادشاہ کی بات دہرادی "سچ مچ یہ تو بہت خوب صورت کپڑا ہے۔" انھوں نے بادشاہ کو مشورہ دیا کہ اس کپڑے کی پوشاک جلد تیار کروالیں۔ سال گرہ کے دن قریب آگئے ہیں۔ کیا ہی اچھا ہو کہ اس دن حضور یہی کپڑے پہن کر جلوس میں نکلیں۔ یہ مشورہ سب نے پسند کیا۔ بادشاہ نے خوش ہو کر دونوں جلاہوں کو شاہی جلاہوں کا خطاب عطا کیا۔

سال گرہ سے پہلے کی رات کو جُلاہے رات بھر کام کرتے رہے۔ بیسیوں موم بتیوں کی روشنی میں وہ کرگھے پر برابر کپڑا بُنتے رہے۔ وہ بہت ہی محنت سے کام کر رہے تھے۔ آخر اُنھوں نے کرگھے پر سے کپڑا اُتارا اور پھر لوگوں نے دیکھا کہ ہوا میں قینچی چلا کر دونوں جلاہے کپڑا کاٹ رہے ہیں۔ اور پھر بنا تاگے کی سوئی کے کپڑا سی رہے ہیں۔ پھر انھوں نے اعلان کیا کہ بادشاہ سلامت کی پوشاک تیار ہو گئی ہے۔



بادشاہ اپنے درباریوں کے ساتھ جلاہوں کے ہاں پہنچا ۔ جلاہوں نے بہت ادب سے بادشاہ سلامت کی خدمت میں لباس پیش کیا ۔ پہلے پاجامہ، پھر کرتا، پھر چغہ ۔ اس درمیان میں وہ برابر اپنے کپڑے کی تعریف ہی کرتے رہے ۔ انھوں نے کہا "یہ اتنا ہلکا ہے کہ پتہ بھی نہیں چلتا کہ آپ کچھ پہنے بھی ہیں یا نہیں ۔ یہی اس کپڑے کی سب سے بڑی خوبی ہے ۔" درباریوں نے فوراً جواب دیا : آپ بالکل ٹھیک کہتے ہیں ۔ حالانکہ ان بے چاروں کو کپڑا نظر ہی نہیں آ رہا تھا ۔ ہوتا تو نظر آتا ۔

اب بادشاہ نے اپنے پرانے کپڑے اتارے اور دونوں جلاہوں نے نئی پوشاک پہنانی شروع کی ۔ پاجامہ اور کرتا پہنا چکے تو چغہ پہنایا اور کرتے پر خالی ہاتھوں سے ڈوریاں باندھنے لگے ۔۔۔۔

جلاہے کپڑے پہنا چکے تو بادشاہ سلامت نے آئینے کے سامنے گھوم پھر کر اچھی طرح اپنے کو دیکھا ۔ جلاہے یہ دیکھ کر بولے "یہ چغہ حضور کے جسم پر بالکل ٹھیک آیا ہے ۔ اس کے رنگ کتنے اچھے ہیں، اس کا کپڑا کتنا اچھا ہے ۔ بادشاہ سلامت اسے پہن کر کتنے اچھے لگ رہے ہیں ۔"

اتنے میں باہر سے چوب دار آیا اور ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اعلیٰ حضرت جلوس تیار ہے ۔

بادشاہ نے کہا : "اچھی بات ہے میں بھی تیار ہو گیا ہوں ۔" چلنے سے پہلے اس نے ایک بار پھر آئینے میں دیکھا اور اپنی پوشاک کی تعریف کرنے لگا ۔ وہ جلاہوں کو یہ جتانا چاہتا تھا کہ پوشاک اسے دکھائی دے رہی ہے ۔

جن درباریوں کو بادشاہ کا چغہ پکڑنا تھا وہ زمین کی طرف جھکے جیسے چُغہ پکڑ رہے ہیں ۔ یہ ظاہر کرنے کی اب بھی کسی میں ہمت نہ ہوئی کہ یہ کپڑا نظر نہیں آرہا ہے ۔

وہ سب بادشاہ کو اس جلوس تک لے گئے اور بادشاہ کا جلوس شہر کی طرف چل پڑا ، سڑک کے اِدھر اُدھر جو لوگ کھڑے تھے سب کے سب بادشاہ کی پوشاک کی تعریف کر رہے تھے ۔ کسی نے بھی یہ نہیں کہا کہ اُسے کپڑا نظر نہیں آرہا ہے ۔ اپنی اپنی جگہ ہر ایک ڈر رہا تھا کہ اس کے منہ سے کہیں یہ بات نکل گئی ، تو دوسرے اُسے بے وقوف اور نا اہل سمجھیں گے ۔ بادشاہ کے کپڑوں کی اس سے پہلے کبھی اتنی تعریف نہیں ہوئی تھی ۔

" مگر بادشاہ تو کچھ بھی نہیں پہنے ہوئے ہے " یہ بات اچانک ایک بچے کے منہ سے نکل گئی ۔ باپ نے اُسے فوراً ڈانٹا اور کہا : " خبردار جو پھر ایسی بات کہی " مگر اور لوگوں نے چپکے چپکے ایک دوسرے سے یہ بات کہنی شروع کر دی " ارے ذرا اس بچے کی بات تو سُنو : وہ کہہ رہا ہے کہ بادشاہ سلامت کچھ بھی نہیں پہنے ہوئے ہیں " دھیرے دھیرے یہ بات جلوس کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پھیل گئی اور پھر ایک دم شور مچ گیا ۔ " بادشاہ کچھ بھی نہیں پہنے ہوئے ہیں ۔ بادشاہ نے یہ شور سنا تو اُسے کچھ عجیب سا لگا مگر پھر اس نے محسوس کیا کہ لوگ ٹھیک ہی کہہ رہے ہیں ۔ مگر اُس نے سوچا " اس وقت تو مجھے اس جلوس میں اسی شان سے چلنا چاہیے " اور وہ اور بھی اکڑ کر چلنے لگا ۔ اس کے





درباری اسی طرح چغہ پکڑے ہوئے جا رہے تھے۔ وہی چغہ جس کا وجود محض ہوا میں تھا۔